موضوع

قرآت خلف الامام

غیر مقلد مناظر

مولوی شمشاد سلفی

مناظر اہلسنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

النعمان سوشل میڈیا سروسز

دفاع احناف لائبریری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
غیر مقلد مناظر
شمشاد سلفی
مناظر اہل سنت والجماعت
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ
موضوع
قراءت خلف الامام

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمده و نصلی علٰی رسوله الکریم. اما بعد.

حضرات کس قدر خوشی کا موقع ہے ایک عرصہ سے ایک مسئلہ متنازع چلا آ رہا تھا۔ لیکن ہم سید عنایت اللہ شاہ صاحب کے اس قدر مشکور ہیں کہ آج انہوں نے تمام احناف کی طرف سے یہ لکھ کر دے دیا کہ اگر امام یا منفرد نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو ان کی نماز خداج ہے۔ خداج کا معنی انہوں نے خود فرمایا کہ غیر تمام ہے یعنی وہ نماز مکمل نہیں۔

میں شاہ صاحب کو مبارک دیتا ہوں کہ انہوں نے آج ایک حق قبول کرنے کا اعلان کر دیا کیونکہ احناف کے نزدیک جنازے کی نماز میں امام سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا (اس پر عنایت اللہ شاہ نے کہا آپ غلط مطلب نہ لیں اور ان کے حضرات سے کہا کہ آپ ان کو روکیں) دیکھئے حضرات میرے خیال میں حضرت شاہ صاحب کے متعلق ایسا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا جس سے شاہ صاحب کی ذرا سی بھی تنقیص ہو ہم ان کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ عوام کو ایک مسئلہ سمجھانا ہے عوام یہاں اس لئے بیٹھے ہیں کہ ہم لوگ یہ مسئلہ سمجھ کر جائیں۔ اگر میں لوگوں کو مسئلہ سمجھا رہا ہوں اور حضرت شاہ صاحب کا اسم گرامی نہایت ادب و احترام سے لوں چونکہ یہ بزرگ ہیں اس میں بتایئے کہ کوئی گستاخی تو نہیں۔ اگر شاہ صاحب کسی چیز کو تسلیم کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے حق تسلیم کیا اور جو لوگ حق تسلیم کرنے والے ہوتے ہیں ان کی تنقیص نہیں ہوتی بلکہ وہ بلند و بالا ہوا کرتے ہیں، وہ صاحب عزت ہوتے ہیں، وہ صاحب شرف ہوتے ہیں۔

شاہ صاحب آپ یہ خیال میں بھی نہ لائیں کہ میں آپ کی ذات کے بارے میں نازیبا لفظ استعمال کروں گا بلکہ میں تو جناب کا مشکور ہوں کہ آپ نے یہ تسلیم کرلیا کہ تمام احناف کی طرف سے آپ نے یہ لکھ کردے دیا کہ اگر امام اور منفرد سورۃ فاتحہ نہ پڑھے ان کی نماز خداج ہے۔خداج کا معنی بھی آپ نے خود کیا کہ لکھا ہوا ہے غیر تمام۔

میں نے جناب سے گذارش یہ کی کیونکہ حنفی لوگ جنازے کی نماز میں نہ امام سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے اور نہ مقتدی پڑھتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ آپ کا مناظر مجھے یہ چیز بتائے کہ ہمارے ہاں جنازے کی نماز میں سورۃ فاتحہ امام پر فرض ہے۔وہ پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا؟۔وہ اگر پہلے نہیں پڑھتا تھا اگر اب شاہ صاحب نے تسلیم کرلیا تو اس میں کون سی غلط بات ہے۔کہ میں نے ان کو یہ کہا کہ انہوں نے ایک حق بات قبول کرلی۔اگر وہ پڑھتے تھے تو وہ اعتراف کریں کہ ہمارے ہاں جنازے کی نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لا صلوۃ** کوئی نماز نہیں خواہ جنازے کی نماز ہو، نفل ہوں، صلوۃ استسقاء ہو، صلوۃ خسوف ہو۔دنیا میں جو بھی نماز پڑھی جاتی ہے میرے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں **لا صلوۃ** کوئی نماز نہیں ہے جس عبادت پر نماز کا لفظ بولا جائے گا صلوۃ کا لفظ بولا جائے گا وہ خواہ کوئی مقتدی پڑھے یا کوئی منفرد پڑھے یا امام پڑھے۔اگر اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں **لا صلوۃ** کوئی نماز نہیں قطعی طور پر کوئی نماز نہیں ہوگی خواہ جنازے کی نماز ہو یا کوئی اور نماز ہو۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں **لا صلوۃ** کوئی نماز نہیں۔کس کے لئے فرمایا **لمن لم یقرأ** اس شخص کی نماز نہیں جس نے بالکل سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔

لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب.

جناب یہ ایک حدیث ہے جو حضرت محمد ﷺ سے صحابہ کرام نے روایت کی محدثین نے لکھی اور حدیث کی تمام کتابوں میں آپ کو یہ حدیث ملے گی۔یہ حدیث صحیح ہے۔اللہ کے رسول

ﷺ کی اس حدیث میں کسی قسم کی کوئی کمزوری نہیں۔ میرے رسول ﷺ نے فرمایا لا صلوۃ کوئی نماز نہیں جس طرح لا الہ میں کوئی الہ نہیں خواہ وہ کوئی نماز ہو فرض ہو، نفل ہو، مقتدی کی ہو، منفرد کی ہو، امام کی ہو لا الہ کوئی الہ نہیں نہ کوئی چھوٹا نہ کوئی بڑا نہ کوئی جن نہ فرشتہ نہ کوئی انسان کوئی الہ نہیں الا اللہ مگر اللہ۔

اسی طرح میرے آقا محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ چونکہ جنس نبی کی آپ ﷺ نے نفی کی اس لئے کوئی نبی آپ ﷺ کے بعد اس دنیا میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہ ہم سب کا مشترکہ عقیدہ ہے میرے رسول ﷺ نے اس چیز کی نفی کی۔

اب بحث طلب بات یہ ہے کہ آپ ایسی کوئی حدیث پیش کریں کہ جس میں یہ لکھا ہو کہ جو شخص امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے، امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے، تیسری مرتبہ لفظ دہراتا ہوں جو شخص امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہوجاتی ہے۔ اگر آپ نے یہ لفظ کسی صحیح حدیث سے نہ دکھائے تو ہم سمجھیں گے کہ آپ بات کو طول دینا چاہتے ہیں، آپ خلط مبحث کرنا چاہتے ہیں، آپ راہ فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

میں بار بار اپنے دوستوں عزیزوں کی اسی بات کی طرف توجہ دلاؤں گا کہ ہمارے فریق مخالف ماسٹر امین صاحب، کیونکہ مدمقابل ماسٹر امین صاحب ہیں۔ میں ضمناً ایک بات کہتا ہوں کہ میرے پاس ان کی کچھ تحریریں ہیں کچھ کیسٹیں ہیں۔ میں آپ کے سامنے مناسب وقت پر پیش کروں گا اب آپ سننے والوں کا حق یہ ہے کہ آپ ان سے ایسی حدیث کا مطالبہ کریں جو صحیح ہو، مرفوع ہو، متصل ہو اور اس میں یہ ہو کہ جو شخص امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہوجاتی ہے۔ اگر یہ کہیں آگے پیچھے بھاگنے کی کوشش کریں گے تو ہم ان کو بھاگنے نہیں دیں گے۔

میرے لفظ پھر سن لیں کہ جو شخص امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا وہ جس قسم کی بھی نماز پڑھے گا اکیلا پڑھے، مقتدی ہو یا منفرد ہو جس حال میں بھی نماز پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اب ماسٹر امین صاحب اوکاڑوی والے مجھے یہ بتائیں اور ایسی حدیث دکھائیں جو حدیث صحیح سند

ے آپ ﷺ تک پہنچی ہو جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ جو شخص امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ میں اپنی بات دہراتا ہوں۔ اگر ماسٹر امین نے فاتحہ نہ پڑھنے کے لفظ امام کے پیچھے یا منفرد یا جو بھی سورۃ ہو اگر انہوں نے یہ لفظ نہ دکھائے تو میں سمجھوں گا یہ مناظرہ کو طول دینا چاہتے ہیں اور طول دینے کا مقصد یہ ہے کہ یہ لوگوں کو اسی اپنے پرانے چکر میں ڈالنا چاہتے ہیں جس کے بارے میں حضرت شاہ صاحب مدظلہ نے لکھ کر دیا کہ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں ہم احناف یہ اعتقاد رکھتے ہیں جو منفرد یا امام کی صورت میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز خداج ہے۔ غیر تمام ہے۔

اگر انہوں نے راہ فرار اختیار کی تو یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ ان سے سورۃ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے کے بارے میں صحیح، متصل، مرفوع حدیث کا آپ مطالبہ کریں مجھے معلوم ہے کہ یہ علماء خاص طور پر ماسٹر محمد امین صاحب ہو سکتا ہے یہ راہ فرار اختیار کریں، انہوں نے یہ بات تسلیم نہیں کرنی۔ لیکن ہم ان کو منوانے کے لئے نہیں آئے ہم نے عوام کو ایک مسئلہ بتانا ہے عوام کو ایک بات سمجھانی ہے۔ ہم نے عوام کے سامنے حق پیش کرنا ہے لہذا آپ لوگوں کو میں بار بار عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگ خود اس بات کو نوٹ کر لیں ذہن نشیں رکھیں کہ ماسٹر امین صاحب یہ لفظ دکھائیں کہ امام کے پیچھے اگر سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو اس شخص کی نماز ہو جاتی ہے۔ فلانی بھی ہو جاتی ہے، فلانی بھی ہو جاتی ہے، فلانی بھی۔ تمام کے بارے میں یہ کہیں۔ ورنہ ہم یہ کہیں گے کہ آج حضرت شاہ صاحب نے اتنا بہترین قدم اٹھایا ہے ہم انکے انتہائی مشکور ہیں اور ہم ان کی پہلے بھی قدر کرتے تھے اور اب بھی قدر کرتے ہیں آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ان کی قدر کریں گے۔ ان کا احترام ہمارے دل میں جاگزیں ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی

بعدہ لا نبی بعدہ اما بعد

میرے دوستو اور بزرگو آپ نے شمشاد صاحب کی پہلی تقریر سن لی شمشاد صاحب مدعی تھے مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ آپ لوگوں کے کم از کم تین گھنٹے ضائع ہو گئے کیونکہ پہلی تحریر یہی تھی کہ فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ پر مناظرہ ہوگا۔

یہ کتاب خیرالکلام ۵۷۳ صفحات کی کتاب لکھی گئی تو نام یہی رکھا گیا'' خیر الکلام فی وجوب القراءة خلف الامام'' یہ ۳۳۵ صفحات کی کتاب لکھی گئی تو نام رکھا گیا'' تحقیق الکلام فی وجوب القراۃ خلف الامام''۔ فاتحہ کا لفظ اس میں نہیں ہے۔

جب ملک میں ان کتابوں سے مل چل مچ گئی اب بحث کا موقع آیا تو اس میں اپنی تحریر سے بھی انکار کر دیا گیا۔ ان رسالوں کے ناموں سے بھی انکار کر دیا اور تین گھنٹے وقت ضائع کر دیا گیا۔ اب جب بات چلی تو شمشاد صاحب کو خدا جانے کس کا جنازہ نظر آنے لگا کہ وہ بجائے فاتحہ خلف الامام کے جنازے کے پیچھے جا پڑے۔ بہرحال یہ ساری باتیں ادھر ادھر جانے کی ہیں۔

شمشاد صاحب اگر واقعی اپنے آپ کو اہل حدیث سمجھتے ہیں تو ان کا یہ فرض تھا کہ پہلے مناظرہ کا یہ اصول بتاتے کہ نبی اقدس ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یہ فرمایا تھا سب سے پہلے مسئلہ کہاں سے لو گے انہوں نے عرض کیا حضرت خدا کی کتاب سے لوں گا اور نبی اقدس ﷺ نے پوچھا اگر کتاب اللہ سے مسئلہ نہ ملے تو پھر کہاں سے لو گے حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا کہ حضرت میں آپ کی سنت سے مسئلہ لوں گا۔ حدیث میں فان لم تجد فیہ کے لفظ ہیں۔

آپ اس کو ایسے ہی سمجھیں جیسے قرآن پاک میں آتا ہے اگر آپکو پانی نہ ملے تو پھر آپ تیمم کریں گے۔ یا پانی کے ہوتے ہوئے بھی آپ تیمم کرنے کے لئے بیٹھ جائیں گے؟۔ تو شمشاد صاحب کا فرض ہے کہ اگر یہ اللہ کے نبی کی حدیث کو واقعی مانتے ہیں جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے تو یہ پہلے اٹھ کر یہ حدیث پڑھتے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں بات کرنے کا یہ ڈھنگ بتایا ہے پہلی بات جو قرآن پاک ہے وہ میرے اوپر اس مسئلہ میں ہاتھ رکھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس میں میرا مسلک نہیں ہے۔ تو اب میں نبی اقدس ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ اقرار کرتے ہوئے کہ

قرآن میں میرا مسلک نہیں ہے۔ صحیحین کی حدیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور پھر احادیث سے بھی وہ حدیث پیش کرتے جس میں خلف الامام کا لفظ ہوتا لیکن آپ یقین جانیں کہ جس طرح قرآن اس کے سر پر ہاتھ رکھنے کے لئے تیار نہیں ہے میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں طبقہ اولی کی حدیث کی تینوں کتابیں اس مسئلہ میں اس کے سر پر ہاتھ رکھنے کے لئے تیار نہیں۔ اور جو حدیث پڑھی اس کا بھی اس کے مسلک سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ تحریر جس کا بار بار شاہ صاحب تذکرہ فرمارہے ہیں۔ یہ فیصلہ ہو گیا اس پر یہ لفظ لکھا ہوا ہے کہ یہ امام اور اکیلے آدمی کے لئے ہیں۔

جب ڈیڑھ گھنٹا شور کر کے یہ مطالبہ لکھوایا تو اب ان کو یہ حق نہیں تھا اگر پھر شمشاد صاحب نے یہ روایت ہی پڑھنی تھی تو پھر یہ ڈیڑھ گھنٹہ کس لئے ضائع کیا گیا کہ شاہ صاحب مجھے یہ لفظ لکھ کر دیں۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ اس کے بعد اب وہ روایات پیش نہیں کریں گے۔ اگر اب بھی وہ روایات پیش کرتے ہیں تو پھر انہوں نے یہ مطالبہ کس لئے کیا تھا؟۔ اور آپ لوگوں کا وقت کیوں ضائع کیا؟۔ جو حدیث اس نے پڑھی ہے اگر اس کا ترجمہ اسے نہیں آتا تو یہ خیر الکلام حافظ محمد صاحب گوندلوی کی کتاب میں موجود ہے۔ اس کے صفحہ ۱۳۶ اور ۵۳۶ پر یہ لکھا ہوا ہے۔ عبادہ بن صامت ﷺ کی حدیث ہے۔ اس حدیث میں صرف ایک بار فاتحہ کا فرض ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یعنی اگر آپ چار رکعتیں پڑھیں تو صرف ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھیں۔

اندازہ لگائیں حافظ محمد صاحب گوندلوی اب بھی حیات ہیں ان کی کتاب خیر الکلام میں یہ معانی موجود ہے۔ آپ اندازہ لگائیں حضرت تو پتا نہیں کسوف، خسوف کہاں سے گن رہے ہیں ان کے مولوی صاحب چار رکعتوں میں سے دو رکعتوں میں بھی نہیں مان رہے۔

میں مولانا کو جواب عرض کر دیتا ہوں کہ استدلال صاف اور واضح ہونا چاہئے۔ دیکھئے ایک شخص قرآن پاک کی آیت پڑھتا ہے۔

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ

نکاح کر لو جس عورت سے جی چاہے تمہارا۔

اور جس کا ترجمہ اپنی طرف سے کرتا ہے کہ ماں سے نکاح کرلو، بہن سے نکاح کرلو، خالہ سے نکاح کرلو، پھوپھی سے نکاح کرلو، اور وہ آیت چھوڑ دیتا ہے جس میں ماں کی حرمت کا ذکر ہے۔ جس میں خالہ کی حرمت کا ذکر ہے۔ جس میں بہن کی حرمت کا ذکر ہے۔ جس میں بیٹی کی حرمت کا ذکر ہے۔ آپ یقین جانیں وہ آپ کی صحیح راہنمائی نہیں کررہا کیا دنیا میں کوئی یہ مان سکتا ہے کہ ایسی آیت پڑھ کر ماں اور بہن سے نکاح ثابت کرنے لگے اور وہ آیت چھوڑ جائے جن میں اللہ تعالیٰ نے ان کی حرمت کو بیان کیا ہے۔

پھر تیسری بات آپ کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ مولانا نے پوری روایت بھی آپ کے سامنے نہیں پڑھی پوری روایت ہے۔

لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب فصاعداً.

جو شخص قرآن پاک کی ۱۱۴ سورتوں میں سے فاتحہ اور اس سے آگے کچھ اور نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اب انہوں نے یہ کیوں چھوڑا اور کیوں شور کرتے تھے کہ فاتحہ کا لفظ ہی آئے اس لئے کہ یہ جو روایت بھی پڑھیں گے ماز اد وغیرہ کا تعلق ہوگا۔ یہ میرے بزرگ اس کو چھوڑیں گے۔

ہم سنا کرتے تھے کہ کوئی بزرگ گزرے ہیں جو لا تقربوا الصلوٰة. پڑھا کرتے تھے اور وانتم سکاری چھوڑ جایا کرتے تھے۔

آج تو ہم نے شمشاد صاحب کو آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ [1] اس روایت کے ساتھ

(۱) اس عنوان کی احادیث عن عبادة ؓ مسلم ج ۱/ص ۱۶۹۔ ابوداؤد ج ۱/ص ۱۱۹۔ نسائی ج ۱/ص ۱۴۵۔ عبدالرزاق ج ۱/ص ۹۲۔ ابوعوانہ ص ۱۲۴۔ عن ابی ہریرہ ؓ ج ۱/ص ۱۱۸۔ مستدرک حاکم ج ۱/ص ۲۳۹۔ عن عائشہؓ الکامل ابن عدی ج ۴/ص ۳۲۔ عن عبداللہ بن عمر ؓ الکامل ج ۵/ص ۲۹۔ عن جابر ؓ ابن ابی شیبہ ج ۱/ص ۳۶۔ عن ابن مسعود الانصاری ؓ رواہ ابو نعیم نصب الرایہ

ابوداؤد شریف میں یہ موجود ہے کہ اسکے راوی کہتے ہیں۔قال سفیان بن عیینہ سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اکیلے نمازی کے لئے ہے۔[1] ۔امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اکیلے نمازی کے لئے ہے۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم. اما بعد.

اگر میں نے قرآن کی آیت نہیں پڑھی تو ماسٹر امین صاحب نے قرآن کی کون سی آیت سے سورۃ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا ثابت کیا ہے۔میری یہ بات آپ نوٹ کرلیں۔ماسٹر امین صاحب نے کون سی آیت سے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ثابت کیا ہے۔

پھر انہوں نے یہ کہا کہ صحاح ستہ کی درجہ اول کی تین کتابوں میں یہ خلف الامام کا لفظ دکھائیں۔اندازہ لگائیں کہ یہ ان تین کتابوں سے نکال کر دکھائیں کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے۔اور حوالہ جا کر سفیان کا ابوداؤد سے دیتے ہیں۔

ج۱/ص۳۶۵۔عن ابی سعید ؓابو داؤد ص۱۱۸ مسند احمد ج۳/ص۳۔عن ابی سعید ؓابوداؤد ص۱۱۸، مسند احمد ج۳ ص۳۔عن عمران ابی حصین ؓ ابن عدی ص۱۳۰۔عن ابی سعید خدری ؓابن ابی شیبہ ص۳۹۸ ج۱۔ابن ماجہ ص۶۰۔ترمذی ج۱ص۵۵۔مسند امام اعظم ص۵۸۔

(۱) حدیث مبارکہ۔ عن ابی هريرة ؓ قال قال رسول الله ﷺ انما جعل الامام ليؤتم فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين. واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد.

(نسائی شریف ص۱۰۷ ج۱، ابن ماجہ ص۶۱، طحاوی شریف ص۱۲۸، مشکوۃ شریف ص۸۱ ج۱) بخاری شریف میں اذا قال الامام ہے۔(بخاری ص۱۰۸)

ماسٹر امین صاحب اگر آپ میں اگر جرأت ہے تو آپ بخاری سے، کیونکہ انہوں نے بخاری کی حدیث پڑھی ہے، ست یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ یہ لکھا ہو کہ جو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ آپ لوگوں سے دھوکہ کیوں کرتے ہیں۔

آپ اندازہ لگائیں آپ یہ بتائیں کہ جس شخص نے مناظرہ نہ کرنا ہو کیا پولیس گرفتار کر لیتی ہے؟۔ جس شخص نے میدان میں نہ آنا ہو اس شخص کو پولیس کیسے گرفتار کرے گی۔ جو شخص مناظرہ گاہ میں نہ آئے اسے پولیس کیسے تین ماہ جیل میں رکھے گی۔ آپ اندازہ لگائیں ایک آدمی ایک جگہ جاتا ہی نہیں جہاں پولیس موجود ہو اس کو پولیس کہاں سے پکڑے گی۔ انہوں نے نارنگ منڈی میں جو مناظرہ ہوا تھا اس تھانے میں آج بھی تحریر موجود ہے۔

میں قاضی صاحب، شاہ صاحب سے کیونکہ یہ دونوں بزرگ ہیں درخواست کروں گا اس بات پر ناراض نہ ہو جائیں۔ اگر حنفیوں کی طرف سے تحریر مل جائے کہ ہم مناظرہ نہیں کرنا چاہتے آپ فیصلہ کر لیں۔ اگر میں تھانے کی تحریر آپ کے سامنے پیش کر دوں کہ انہوں نے تھانے والوں کو لکھ کر دیا ہے کہ ہم تو مناظرہ نہیں کرنا چاہتے آپ مولوی شمشاد صاحب کو منع کریں۔ میں نے پولیس کو کہا کہ آپ میرے مذہب میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ جو پولیس افسر مجھے مناظرہ سے پہلے پکڑے گا اس کی میں اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ اور ضلعی انتظامیہ کو جرأت نہ ہوئی اور وہ مجھے مناظرہ گاہ میں جانے سے پہلے گرفتار نہ کر سکی۔

کیونکہ ان کو پتا تھا اگر ہم انکے مذہب میں مداخلت کریں گے تو بات بڑھے گی اور میں وقت مقررہ پر مناظرہ گاہ میں گیا اور ماسٹر امین صاحب بلکہ کوئی دیوبندی مناظر مناظرہ گاہ نہ آیا۔ میں نے کہا کہ اب میں نے للکار دیا ہے۔ اب مجھے گرفتار کر لیں۔

یہاں دو آدمی نارنگ منڈی کے بیٹھے ہیں اگر آپ سچ چاہتے ہیں تو ان کے سر پر قرآن رکھ کر حلف لیں کہ کیا وہاں کے جو منتظم تھے انہوں نے قرآن اٹھا کر یہ کہا یہاں دیوبندیوں کی طرف سے کوئی مناظر موجود نہیں ہے۔

ابھی آپ لوگوں کو ان کے لفظ یاد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تین مہینے جیل میں
قاضی صاحب انہوں نے کہا یہ لفظ کہے ہیں اگر ان کا جھوٹ ثابت ہو جائے کہ میں تین
[illegible] جیل میں نہیں رہا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ماسٹر امین صاحب کی عادت ہے کہ یہ عوام کو بھی
[illegible] دیتا ہے اور خدا کو بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ خدا کو اور مسلمانوں کو دھوکہ
[illegible] کی کوشش کرتے ہیں وہ خود دھوکے میں آ جایا کرتے ہیں۔ میرے ساتھ پہلے ماسٹر امین
[illegible] یہ طے کریں کہ اگر آپ بھی مناظرہ گاہ میں آتے تو آپ بھی جیل جاتے۔ لیکن آپ نہ
[illegible] اور آپ کے منتظمین نے لکھ کر دیا اور مجھے وہاں سے پولیس نے گرفتار کیا۔ باقی میں کتنے دن
[illegible] میں رہا تو اس کا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے۔ ہائی کورٹ کی نقلوں میں۔ آپ کو بتایا جائے
[illegible] ماسٹر امین میرے سامنے کھڑا ہو کر کتنا جھوٹ بول گیا۔ حوالہ انہوں نے بخاری کے علاوہ
[illegible] سے پیش کیا۔ کیا یہ امام بخاریؒ سے زیادہ سمجھدار ہیں؟۔ امام بخاریؒ سرتاج المحدثین ہیں
[illegible] امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ حضرات توجہ فرمائیں۔

بـاب وجـوب القرأة في الامام والماموم في الصلوة

كلها في الحضر والسفر ما يجهر فيها وما يخافت.

وہ نمازیں جن میں جہری قرأت کی جاتی ہے اور وہ نمازیں جن میں سری یعنی پست آواز
قرأت کی جاتی ہے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ امام بخاری سرتاج المحدثین اپنی صحیح بخاری میں یہ
[illegible] باندھیں کہ امام اور مقتدی کے لئے قرأت کرنا فرض ہے واجب ہے۔
ماسٹر امین میں اگر جرأت ہے۔ میں اس گستاخی کی حضرت شاہ صاحب سے معافی
[illegible] گا۔ تو بخاری سے مجھے بات دکھائے جس میں یہ لکھا ہو۔

باب في عدم وجوب القرأت.

ماموم اور مقتدی کے لئے۔ ماسٹر امین صاحب میں اگر جرأت ہے تو بخاری سے مجھے اس
[illegible] باب دکھا دے کہ امام اور مقتدی کوئی بھی اگر سورۃ فاتحہ نماز میں نہ پڑھے یا قرأت نہ کرے

اس کی نماز ہو جاتی ہے۔

امام بخاریؒ نے باب باندھ کر آپ کے سامنے ایک ایک مسئلہ کی وضاحت کی اور ۔ ،
رسول پیش کی۔اور حدیث وہی لائے۔

لا صلوة لمن لم يقرا بفاتحة الكتاب.

آپ اندازہ لگائیں کہ یہ کس قدر مغالطہ ہے۔مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نے لکھا
ہے کہ صحیح حدیث ویسے ہی منزل من اللہ جیسا کہ قرآن کریم۔جب آپ یہ بات مانتے ہیں ا
صحیح حدیث ویسے ہی منزل من اللہ ہے جیسے قرآن۔تو پھر آپ قرآن اور حدیث میں ا
کیوں کرتے ہیں۔اگر حدیث کا درجہ بقول مولانا سرفراز خان صاحب وہی ہے جو اللہ کی کتاب ا
ہے اور صحیح حدیث حقیقت میں اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی
بعدہ و لا نبوۃ بعدہ. اما بعد. .

میرے بزرگو اور دوستو! میں نے عرض کیا تھا کہ پہلی تقریر میں بھی شمشاد صاحب ا
حدیث کے خلاف کیا۔حدیث معاذؓ کے بالکل خلاف چلے اور دوسری تقریر میں یہ دھوکہ ا
کی کوشش کی شمشاد صاحب نے کہ مولوی امین نے بھی تو قرآن کی کوئی آیت نہیں پڑھی۔آ
کے سامنے یہ فیصلہ ہو گیا تھا کہ مدعی یہ ہیں دعویٰ ان کا ہے۔ہم تو جواب دعویٰ پیش کرنے ا
ہیں اور اس صحیح بخاری میں یہ حدیث موجود ہے۔

البينة على المدعی.

اگر شمشاد صاحب میں یہ جرأت ہے تو مجھے کسی صحیح حدیث میں دکھا دے کہ اللہ نے ا
نے بھی مدعا علیہ سے دلیل کا مطالبہ کیا ہو۔

اندازہ لگائیں میں حیران ہوں کہ قدم قدم پر حدیث کا انکار کر رہے ہیں باقی انہوں

. لہا ہے کہ میں میدان مناظرہ میں گیا مولوی امین نہیں گیا۔ جس دن مناظرہ تھا میں دس بجے
و ان مناظرہ میں پہنچا ہفتے کے دن بارہ بجے میں وہاں سے آیا میں زیادہ بات نہیں کرتا یہ جو
للہ کمیٹی ہے ہمیں لے کر وہاں چلے اگر وہاں کے لوگ قرآن پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ دیں کہ مولوی
امین دس بجے جمعہ کے دن یہاں آیا اور ہفتے کے دن بارہ بجے یہاں سے گیا۔ پھر تو ٹھیک ہے؟۔
ر مولوی صاحب کا منہ کالا کیا جائے ورنہ میرا منہ کالا کر دیا جائے۔

اب جو انہوں نے بات کی حدیث معاذ ﷜ کا جو جواب انہوں نے دیا ہے میں حیران
وں کہ اہل حدیث کہلانے والا یہ کہتا ہے کہ قرآن و حدیث میں تفریق نہیں ہے۔ کیا حدیث
معاذ ﷜ میں پہلے قرآن کا درجہ نہیں ہے؟۔ پھر حدیث کا۔ کیا تفریق حدیث میں ہے یا میں نے
لی ہے؟ (حدیث میں ہے) ایک اہل حدیث کہلانے والے کو یہ بھی نہیں پتا کہ قرآن اور حدیث
دو چیزیں ہیں۔

کبھی آپ نے عیسائی کو یہ کہا کہ رسول پاک ﷺ پر ابن ماجہ نازل ہوئی تھی یا ابوداؤد
شریف نازل ہوئی تھی۔ جب بھی آپ جائیں گے تو کہیں گے کہ قرآن پاک نازل ہوا ہے۔ شاید
مشاد صاحب بھی کہتے ہوں کہ بلوغ المرام نازل ہوئی۔ سفیان بن عیینہؒ کے بارے میں انہوں
نے یہ کہا کہ بخاری کے مقابلے میں سفیان۔ اندازہ لگائیں یہ وہی روایت ہے اس کی سند میں امام
بخاریؒ کے دادا استاد سفیان ہیں، امام بخاریؒ کے دادا استاد کی کوئی بات نہیں مانی جائے گی۔ امام
بخاریؒ کے استاد امام احمدؒ کی بات نہیں مانی جائے گی۔ انہوں نے دھوکہ دیا شاید بخاری کے خلاف
امین نے اپنی بات کہہ دی ہے۔ امام بخاری کے استاد اور دادا استاد ہیں یہ حضرات۔

پھر دیکھئے تین گھنٹے انہوں نے ضائع کئے تھے فاتحہ، فاتحہ کے لفظ پر۔ اور جو حوالہ پڑھا ہے
اس میں بـاب وجوب القراءت کا لفظ پڑھا ہے فاتحہ کا لفظ نہیں ہے۔ اور نہ ان میں یہ جرأت
ہے کہ بخاری کے ترجمۃ الباب میں یہ فاتحہ کا لفظ دکھا دیں۔

اب دیکھیں مطالبہ حدیث کا تھا لیکن اب مولانا کہتے ہیں کہ صرف بخاری کا باب

دکھادیں۔ کیا یہ طے ہوا تھا کہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کی بات کو چھوڑ کر بخاری کی بات پر فیصلہ کریں گے۔ حدیث نبوی سے یہ کس طرح دوڑ رہا ہے۔ اگر باب کی بات ہے تو دیکھیں بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۲۶ امام بخاری باب باندھتے ہیں

باب المصافحة باليدين صافح حماد ابن زيد ابن مبارك بيديه

دونوں ہاتھ سے مصافحہ کیا۔ آپ نے کبھی کسی غیر مقلد کو دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے دیکھا ہے؟۔ یہ ہیں صحیح بخاری کے سب سے بڑے منکر اور یہ ابواب پر آتے ہیں۔ بخاری نے باب باندھا ہے۔

باب البول قائماً و قاعداً.

لیکن حدیث صرف کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی لائے ہیں بیٹھ کر پیشاب کرنے کی حدیث وہاں نہیں لائے۔ اگر آپ اس طرح ابواب پر چلیں گے تو میں تو کئی ابواب تمہیں سناؤں گا۔ اب دیکھیں انہوں نے صفحہ ۱۰۴ سے یہ ترجمۃ الباب پڑھا لیکن میں اللہ کے نبی کا ارشاد یہیں صفحہ ۱۰۸ سے سنا رہا ہوں۔ یہ ساری بات جماعت کی نماز میں چل رہی ہے۔ یہ خلف الامام کا لفظ نہیں دکھا سکے اور نہ ہی انشاء اللہ دکھا سکیں گے۔

حضرت ابوبکرہؓ یہ وہ صحابی ہیں جو فتح مکہ اور فتح طائف کے بعد ۸ ھجری میں مسلمان ہوئے۔ المحلی میں ابن حزم نے یہ لکھا ہے، تشریف لائے تو دیکھا کہ اللہ کے نبی ﷺ جماعت کروا رہے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ حضور ﷺ رکوع میں چلے گئے ہیں تو وہ پیچھے سے رکوع کرتے ہوئے چلتے چلتے سب کے ساتھ جا کر مل گئے۔ تو اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو یہ رکعت دہرانے کا حکم نہیں دیا۔ کیونکہ جو پیچھے سے رکوع میں شامل ہوا، اس نے فاتحہ تو کجا تعوذ بھی نہ پڑھا۔ دیکھئے بات بھی باجماعت نماز کی ہے۔

اس بخاری میں ہے [1] پتا نہیں مولانا شمشاد صاحب کو بخاری کے ۱۰۴ صفحہ سے آگے کچھ آتا بھی ہے یا نہیں آتا۔ ۱۰۸ صفحے پر یہ روایت موجود ہے اور اس کے مقابلے میں اگر یہ ایک روایت بخاری سے دکھا دیں کہ جو شخص رکوع میں ملے اس کو اللہ کے نبی ﷺ نے وہ رکعت دہرانے کا حکم دیا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ لوگ قیامت تک نہیں دکھا سکیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز.

اس بخاری شریف میں اسی صفحہ ۱۰۸ پر روایت موجود ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان رسول اللہ ﷺ بے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ۔

قال اذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولاالضالين فقولوا آمين. [2]

(۱)۔ بخاری کے علاوہ سنن کبریٰ میں بھی یہ روایت ہے۔

عن ابی بکرة ص اله دخل المسجد والنبی ﷺ راكع فركع قبل ان يصلی الى الصف فقال النبی ﷺ ذادک الله حرصا ولاتعد. (سنن الكبرىٰ ص ۹۰ ج ۱) و فی رواية ان ابا بكرة حدث انه دخل المسجد ونبی الله ﷺ راكع قال فركعت دون الصف فقال النبی ﷺ زادک الله حرصاً ولا تعد. (ابوداؤد ص ۱۰۶)

(۲) حدیث مبارک۔ عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ انما جعل الامام ليؤتم فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين. واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لک الحمد.

(نسائی شریف ص ۱۰۷ ج ۱، ابن ماجہ ص ۶۱، طحاوی شریف ص ۱۲۸، مشکوٰۃ شریف ص ۸۱ ج ۱) بخاری شریف میں اذا قال الامام ہے۔ (بخاری ص ۱۰۸)

جماعت کا ذکر ہے کیونکہ امام کا ذکر آ رہا ہے اللہ کے نبی فرماتے ہیں تمہارا امام کہے گا۔

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین.

کیوں بھئی یہ کس سورۃ میں آتا ہے؟۔کیا یہ یٰسٓ میں آتا ہے یا فاتحہ میں؟۔فاتحہ میں نہ آتا ہے نہ کہ کسی اور سورۃ میں قال واحد کا صیغہ ہے۔ساری جماعت میں فاتحہ پڑھنے والا یہ واحد تمہارا امام ہوگا۔صرف صرف ایک تمہارا امام ہوگا اور تم صرف آمین کہہ دینا۔اسی بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت موجود ہے۔میں ساری بخاری سے پیش کرتا ہوں۔ان شاء اللہ العزیز.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

انما جعل الامام لیؤ تم به.

امام اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔

و اذا کبر فکبروا.

امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو۔

اذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین اذا رکع فارکعوا.

وہ رکوع چلا جائے تم رکوع کرو وہ سجدے میں چلا جائے تم سجدے میں چلے جاؤ وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو۔

دیکھیں اللہ کے نبی نے واجبات تو کجا سنتیں بھی ساری بتادیں مقتدی کو۔اگر مولوی شمشاد میں جرأت ہے تو مجھے اس حدیث میں لفظ دکھادے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہو۔

اذا قرأ الامام الفاتحة.

جب امام فاتحہ پڑھے۔

فاقرؤا الفاتحة.

تم بھی فاتحہ پڑھو۔

واذا قرأ السورة فانصتوا.

جب امام اگلی سورۃ پڑھے تو تم چپ کر جانا۔ کچھ نہ پڑھنا۔ میں یقین سے کہہ رہا ہوں کہ اللہ کے نبی ﷺ یہ نماز مقتدیوں کو سکھا رہے ہیں۔

اس میں تکبیروں کا ذکر، آمین کا ذکر، سمع اللہ لمن حمدہ کا ذکر، سجدے کا ذکر، رکوع کا ذکر ہے۔ لیکن اگر نہیں ہے تو فاتحہ نہیں ہے۔ جب فاتحہ کا ذکر آیا تو فرمایا۔ **اذا قال الامام** اکیلا امام پڑھے گا۔ تو تم پیچھے آمین کہہ دینا۔ اتنی واضح روایت اسی بخاری شریف میں موجود ہے۔ پھر اس کے صفحہ ۱۰۹ پر روایت موجود ہے۔

اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لک الحمد.

جب تمہارا امام **سمع الله لمن حمده** کہے تم کہو **ربنا لک الحمد** یہاں اللہ کے نبی ﷺ نے وظیفہ تقسیم کر دیا ہے امام **سمع الله لمن حمده** کہتا ہے مقتدی پیچھے **سمع الله لمن حمده** نہیں کہتے مقتدی **ربنا لک الحمد** کہتے ہیں اسی طرح اللہ کے نبی نے فرمایا **اذا قال الامام غير المغضوب عليهم** کہ یہ سورۃ پڑھنا تو امام کا ہی کام ہے۔ تمہارا کام صرف آمین کہہ دینا ہے۔

اور اسی بخاری کے صفحہ ۱۰۷ پر ہے۔

اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه. (۱)

---

(۱). حدثنا عبدالله بن يوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب و ابى سلمة بن عبدالرحمن انهما اخبراه

یاد رکھو اگر لاکھ آدمیوں کی جماعت بھی کھڑی ہے تو اللہ کے نبی ﷺ فرمار ہے ہیں جب قاری آمین کہے تم آمین کہو۔ قاری صرف امام ہے اور کوئی قاری نہیں۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم. اما بعد.

دیکھیں جناب ہماری عادت نہ ہی تو تکلف کی ہے نہ ہی جھوٹ بولنے کی نہ ہی کسی پر الزام لگانے کی۔ میں منتظمین حضرات سے کہوں گا کہ انہوں نے میرے لئے منہ کالا کرنے کا لفظ استعمال کیا۔ آپ کے معاشرے میں کالا منہ کن لوگوں کا کیا جاتا ہے۔ دونوں منصفین مجھے یہ بتائیں کالے منہ کا لفظ توہین ہے یا نہیں؟۔ اس کے بعد بات چلے گی آپ پہلے ایمانداری سے کہیں کہ کس کا منہ کالا کیا جائے۔

(اس پر لوگوں نے کہا انہوں نے اپنے بارے میں بھی کہا اور آپ کے بارے میں بھی کہا بات تو برابر ہے آپ نے بار بار کہا مولوی امین نے جھوٹ بولا، مولوی امین نے جھوٹ بولا اور جھوٹے کے متعلق آپ کو معلوم ہے کہ قرآن کیا کہتا ہے۔

لَّعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿٦١﴾

اتنے سنگین الفاظ استعمال کئے اور ہم خاموش رہے تاکہ مناظرہ ہو جائے اور اگر اس کے جواب میں یہ بات انہوں نے کہہ دی تو کیا ہوا آپ بھی محتاط رہیں)

میں گذارش کرتا ہوں قاضی صاحب اگر آپ حق کو واضح کرنے آئے ہیں۔ میں نے

عن ابی هريرة رضي الله عنه ان الرسول الله ﷺ قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تأمينه تامين الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب وكان رسول الله ﷺ يقول آمين . (بخاری ص ۱۰۸ ج ۱)

ماسٹرامین صاحب کو یہ کہا کہ آپ نے میرے بارے میں جیل میں تین مہینے رہنے کا جھوٹ بولا۔ بتایئے کہ میں اس کے بارے میں کیسے کہوں کہ آپ نے سچ بولا۔ایک بات نہیں ہوئی تو میں یہ کہ دوں کہ ماسٹرامین صاحب نے سچ بولا ہے۔ کہ میں تین مہینے جیل میں رہا ہوں۔خدا کے لئے قاضی صاحب مجھے بتائیں کہ میں کون سالفظ استعمال کروں کہ انہوں نے سچ کہا۔(میں اب بات کرتا ہوں کہ اس مسئلہ کو یہاں لانے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ مناظرہ کا موضوع ہے قرأت خلف الامام) مولوی صاحب کسی اردو کی کتاب سے مطالعہ کر کے آئے ہیں بخاری ماسٹرامین کو بھی دے دیں اور مجھے بھی دے دیں (موضوع سے فرار ہونے کا دوسرا بہانہ۔ازمرتب)اور میں اپنی مرضی سے اور یہ اپنی مرضی سے جہاں سے چاہیں پڑھیں۔یہ ان کی عادت ہے کہ یہ غیر متعلقہ باتیں کر کے لوگوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔دیکھئے میرادعویٰ اپنی جگہ موجود ہے کہ یا تو ماسٹرامین یہ تسلیم کرے کہ بخاری میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ جو شخص امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے۔

ہم نے واضح کیا ہے۔ ماسٹرامین صاحب یہ اداکارہ نہیں ہے۔ کہ آپ گڑ بڑ کر جائیں۔یہ بات اپنی شان کے خلاف نہیں ہے۔یہاں گجرات کے بیسیوں لوگ موجود ہیں وہ پڑھے لکھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اچھے خاصے سمجھدار لوگ ہیں۔ ہمارا دعویٰ اب بھی ہے کہ کیا امام بخاریؒ نے یہ باب نہیں باندھا؟۔ جماعت میں سورۃ فاتحہ نہیں آتی تھی؟ امام اور مقتدی میں سورۃ فاتحہ نہیں آتی ؟۔تمام نمازوں میں نہیں آتی ؟۔اگر تو اپنی بات کو لمبا کرتا ہے تو پہلے ان منتظمین سے اجازت لے لیجئے۔ میں بھی پھر اس طرح حدیثیں پڑھوں گا جس طرح آپ پڑھتے ہیں۔جو سورۃ فاتحہ کے متعلق ہی نہیں ہیں۔

ماسٹرامین صاحب میری بات نوٹ کریں۔ میں قطعی طور پر آپ کو نہیں جانے دوں گا جب تک آپ گجرات کے لوگوں کے سامنے سورۃ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے کی ایک حدیث بخاری سے دکھا دیں گے۔آپ اس طرح سے دکھا دیں جس طرح امام بخاری نے وجوب قرأت کا باب باندھا ہے۔آپ۔

عدم وجوب القرأت للامام والماموم.

مجھے نکال کر دکھائیں۔ اگر ان ناسمجھ لوگوں کو جو مسئلے کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں جن کے دلوں میں شکوک ہیں تو پھر ماسٹر امین صاحب انصاف کا تقاضا یہ ہے ہم ان لوگوں کو کب تک الجھائے رکھیں گے۔ جس طرح میں نے ایک حدیث ترجمة الباب کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ آپ عدم وجوب للامام والماموم کی حدیث کوئی اس میں دکھادیں۔ کہ مقتدیوں کو یا امام کو یا جیسے بھی ہو سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ تو وہ نماز ہو جاتی ہے۔

بھائیو بزرگو منتظمین حضرات! پھر بعد میں نہ کہنا کہ تم نے مسئلہ خلط ملط کر دیا۔ مسئلہ تو دو لفظوں میں ہے کہ اگر بخاری نے یہ لکھا ہے تو ماسٹر امین صاحب پیش کر دیں میں تسلیم کرلوں گا کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا ہو کہ کوئی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز بھی ہو جاتی ہے۔

آپ یاد رکھیں کہ میں آئندہ حدیثیں پڑھوں گا اور ماسٹر امین صاحب آپ لکھ لیں یہ میری بات آپ کو لکھنا پڑے گی کہ میں آپ سے جواب لوں گا۔ میری سند امام بخاری تک پہنچتی ہے۔ اگر ماسٹر امین نے کسی سے بخاری پڑھی ہے مجھے اپنی سند پیش کریں کہ میں نے فلاں استاد سے پڑھی ہے۔ اور اس کی سند فلاں استاد تک پہنچتی ہے۔ اگر آپ کو بخاری آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ایک ماسٹر ہیں۔ آپ نے اردو کی کتابوں سے حدیثیں پڑھی ہیں۔ آپ اردو کی کتابوں سے حدیثیں پڑھ کر لوگوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر آپ نے بخاری پڑھی ہے تو آپ کا حق ہے کہ آپ۔

عدم وجوب القرأت للامام والماموم.

کا باب نکال کر دکھادیں۔ ورنہ کہہ دیں کہ میں نے کتابیں پڑھنی ہیں۔ میں نے حدیثیں پڑھنی ہیں تمہارا مسئلہ جہاں جاتا ہے جائے۔ آپ مجھے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کا لفظ دکھا دیں۔ منتظمین حضرات! مجھے یہ بتائیں کہ میری بات صحیح ہے یا غلط؟۔ میں آپ لوگوں کی دل کی باتیں آپ لوگوں کی دل کی دھڑکنیں ان لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

جس مسئلہ کے لئے آپ بیتاب ہیں وہ مسئلہ ہے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کا۔ اور
میں نے پڑھنے کے بارے میں آپ کو بخاری شریف سے ایک حدیث پڑھ کر سنائی ہے۔ آپ
ماسٹر امین صاحب سے ان کی باری میں مطالبہ کریں کہ ماسٹر صاحب اب بات کو ختم کرو سورۃ فاتحہ کا
اللہ قیامت تک ماسٹر امین اور میں بڑی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا دنیا کا کوئی حنفی مجھے بخاری
میں یہ لفظ نہیں دکھا سکتا کہ مقتدی پر امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض یا واجب نہیں ہے۔ اور اس
کی نماز ہو جاتی ہے۔

آپ اپنی باری میں یہ نکال کر دکھائیں۔ اب اگر آپ لوگ بات کو لمبا کرنا چاہتے ہیں یہ
آپ کی مرضی ہے میں نے آپ کی بہتری کے لئے آپ کے فائدے کے لئے ان کی دوسری
باتوں کے جواب نہیں دیئے (سیدھا کہیں کہ آتے نہیں ہیں۔ از مرتب) ورنہ میں نے یہ باتیں
نوٹ کی ہوئیں تھیں میں جواب دے سکتا تھا۔ میں دیانت داری سے ایک ایک چیز آپ کے
سامنے واضح کر سکتا ہوں۔ اگر آپ میری باری میں مجھے اجازت دیں گے۔ میں ان کی باتوں کے
جو انہوں نے ویسے ہی ادھر ادھر کی کی ہیں ان کے جواب دوں گا۔

اور اگر آپ مسئلہ کی وضاحت چاہتے ہیں تو پھر آپ کا حق ہے آپ ماسٹر امین صاحب کو
کہیں کہ کہ آپ امام یا مقتدی کے لئے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کا باب مجھے بخاری سے نکال کر دکھا
دیں اگر نہیں تو ماسٹر صاحب! آپ نے اللہ کے ہاں جانا ہے۔ ان لوگوں کے سامنے اگر آپ بچے
ہو جائیں گے ادھر ادھر کی باتیں کر کے تو آپ بتائیں کہ قیامت کے دن خداوند قدوس کو کیا جواب
دیں گے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی
بعدہ ولا نبوۃ بعدہ. اما بعد. .

میرے دوستو اور بزرگو! شمشاد صاحب کو مجھ سے شکایت ہے کہ میں حدیثیں زیادہ پڑھتا

ہوں۔ شمشاد کو مجھ سے یہ بھی شکوہ ہے کہ میں یہاں سچا ثابت ہو رہا ہوں۔ اور اللہ کا فضل ہے کہ میں الحمدللہ یہاں بھی سچا ہوں اور ان شاء اللہ خدا کے ہاں بھی سچا ہوں گا۔ اللہ کے فضل اور احسان سے کیونکہ میں آپکو اللہ کے نبی ﷺ کی حدیثیں پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ میں نے جو چار حدیثیں پڑھیں تھیں ان میں امام کا لفظ بھی تھا اور امام کے پیچھے جو لوگ ہوتے ہیں ان کو مقتدی کہا جاتا ہے۔ شمشاد صاحب یہ کہتے ہیں کہ امام اور مقتدی کا لفظ یہاں نہیں ہے۔ شمشاد صاحب نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ میں نے ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیا کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ شمشاد صاحب کو اجازت دیں تو پھر یہ جواب دیں گے۔ پھر یہ مناظرہ کرنے کے لئے کس لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ ابھی تک یہ آپ کی اجازت کا انتظار فرما رہے ہیں۔ کہ اگر آپ اجازت دیں گے تو یہ اللہ کے نبی ﷺ کی حدیثوں کا جواب دیں گے۔

اس وقت صرف خاموشی اختیار کر رہے ہیں بات صرف اتنی ہے کہ میں وہ الفاظ پیش کر رہا ہوں جو اللہ کے نبی ﷺ کی مبارک زبان سے نکلے اور صحیح بخاری شریف میں موجود ہیں۔ شمشاد صاحب کہتے ہیں کہ جو لفظ میں منہ سے نکالتا ہوں وہ تم اللہ کے نبی ﷺ کے منہ سے نکلواؤ۔ اب آپ اندازہ لگائیں شمشاد صاحب یہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ۔ اللہ کے نبی ﷺ میرے پیچھے لگیں۔

معاذ اللہ، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شمشاد صاحب نے ایک شکوہ یہ بھی کیا ہے کہ یہ اردو دان ہے کہیں سے پڑھ کر آ گیا ہے۔ آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ جب بھی پڑھتے ہیں خلف الامام (بضم الفا) پڑھتے ہیں یہ ٹیپ ہو چکا ہے۔ خدا جانے یہ کہاں سے پڑھ کر آ گئے ہیں۔ شمشاد نے کہا کہ یہ اردو دان ہے اب بھی دیکھ لیں میرے سامنے بخاری شریف عربی زبان والی پڑی ہے اور میں آپ کے سامنے پڑھ رہا ہوں انہوں نے کبھی بخاری کا حجم بھی دیکھا ہے یا نہیں۔ کہ یہ عربی ہے یا اردو۔

پھر شمشاد کی بات آپ یاد رکھیں میں نے کہا تھا کہ بخاری کے ترجمۃ الباب میں فاتحہ کا لفظ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا قرأت کا تو ہے قرأت فاتحہ ہے۔ اب یاد رکھیں جب میں روایت

ہوں گا تو یہ اس کا بھی انکار کر جائیں گے۔ خیر ان چار حدیثوں کے بارے میں تو یہ مان چکے ہیں
اان پر قرض ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تا قیامت قرض رہے گا۔ سنئے اسی بخاری شریف میں
حضرت ابو ہریرہ ﷺ جو اس حدیث شریف کے راوی ہیں وہ فرمایا کرتے تھے۔

لا تفتنی بآمین. (۱)

میری آمین نہ رہ جائے۔

وہ فاتحہ نہیں پڑھا کرتے تھے انہیں آمین کا فکر تھا۔ میں اسی بخاری کی روایات پڑھ رہا تھا
اوقت ختم ہو گیا تھا۔

اذا امن القاری فامنوا.

جب امام قاری آمین کہے تو تم آمین کہو۔

ان الملٰئکة تؤمن.

بے شک فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ نے کیسا نقشہ بنا کر دکھایا کہ آگے امام کھڑا ہے۔ پیچھے میرے صحابہ ﷺ
کھڑے ہوں اور پیچھے فرشتے بھی مقتدی ہیں لیکن قاری صرف ایک تمہارا امام ہے۔ کس چیز کا
قاری؟ جو اس نے آمین سے پہلے سورۃ پڑھی ہے۔ اور آمین سے پہلے امام کون سی سورۃ پڑھتا
ہے۔ وہ سورۃ فاتحہ ہے۔ اور قاری واحد کا صیغہ ہے اور اگر سارے پڑھنے والے ہوتے تو کبھی اللہ
کے نبی ﷺ جماعت کے لئے واحد کا صیغہ استعمال نہ فرماتے۔ یہ فاتحہ کا ذکر ہے۔ یہاں یہ بھی
ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ نہیں مانتے یہ تو اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ فرشتے بھی پیچھے کھڑے ہو کر

---

(۱). وکان ابو ھریرة ﷺ ینادی الامام لا تفتنی بآمین (بخاری
ص ۱۰۷ ج ۱)

آمین ہی کہتے ہیں۔ فاتحہ وہ بھی نہیں پڑھتے۔[1]

اور بخاری شریف کے صفحہ ۲۶۹ جلد ا پر یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اس پر عمل رہا۔ آپ نے اکثر یہ حدیث سنی ہوگی کہ رمضان کا مہینہ تھا حضرت عمرؓ تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ لوگ یہاں تراویح پڑھ رہے ہیں کچھ وہاں۔ تو فرمایا۔

لو جمعت هؤ لاء علىٰ قارى ء واحد.

کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ان کو ایک ہی قاری کے پیچھے اکٹھا کردوں۔ جتنا مجمع جماعت کا ہوگا قرآن پڑھنے والا ایک ہی قاری ہوگا۔ باقی کوئی بھی قرآن نہیں پڑھے گا۔ اسی طرح انہوں نے مسجد نبوی، مدینہ منورہ میں کیا۔ پھر جب اگلے دن تشریف لائے تو لفظ ہیں۔

والناس يصلون بصلوة قارئهم.

وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے بصلوۃ قارئهم.[2] ان کی طرف سے قرآن پڑھنے والا

(۱). حدثنا على ابن عبدالله قال حدثنا سفيان قال الزهرى حدثناه عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة ﷺ عن النبى ﷺ قال اذا امن القارى فامنوا فان الملئكة تؤمن فمن وافق تأمينه تأمين الملئكة غفرله ما تقدم من ذنبه. (بخارى ص ۹۴۷ ج ۱)

(۲). حدثنا عبدالله بن يوسف انا مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبدالرحمن عن ابى هريرة ﷺ ان رسول الله ﷺ قال من قام رمضان ايماناً و احتساباً غفرله ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب فتوفى رسول الله ﷺ والامر على ذالك ثم كان الامر على ذالك فى خلافة ابى بكر ﷺ وصدراً من خلافة عمر ﷺ و عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عبدالرحمن بن القارى

ا ا۔ ں تھا۔ حضرت عمرؓ نے جب یہ بات فرمائی میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ شمشاد
صاحب پوری بخاری سے یہ نکال کر مجھے نہیں دکھا سکتے کہ انہوں نے کہا ہو کہ عمرؓ انہیں آپ اکی
ا ء نہ کریں ہم فاتحہ سارے پڑھا کریں گے بقیہ ایک سو تیرہ سورتوں میں ایک قاری ہوگا۔
دیکھئے شمشاد صاحب ایک بات کہہ چکے ہیں یاد رکھنا بخاری کے خلاف میں ابوداؤد کو بھی
نہیں ماننا۔ اب صحابہؓ کا اجماع اس بخاری سے ثابت، فرشتوں کا اجماع اس بخاری سے ثابت

انه قال خرجت مع عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب ليلة فى رمضان الى المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلى الرجل لنفسه ويصلى الرجل فيصلى بصلاته الرهط فقال عمر رضی اللہ عنہ انى ارى لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان امثل ثم عزم فجمعهم على ابى بن كعب رضی اللہ عنہ ثم خرجت معه ليلة الاخرىٰ والناس يصلون بصلوة قارئهم قال عمر رضی اللہ عنہ نعم البدعة هذه والتى تنامون عنها افضل من التى تقومون يريد آخر الليل وكان الناس يقومون اوله. (بخارى ص ۲۶۹ ج ۱)

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے وہ فرماتے ہیں خبر دی ہمیں مالک نے ابن شہاب زہری سے وہ روایت کرتے ہیں حمید بن عبدالرحمٰن سے وہ حضرت ابوھریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان المبارک میں قیام کیا تراویح پڑھی ایمان کی حالت میں ثواب سمجھتے ہوئے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے ابن شہاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے اور معاملہ اسی پر رہا اور پھر اسی طرح رہا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں، اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں اور ابن شہاب سے روایت ہے وہ عروہ بن زبیر سے اور وہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک رات

ہوگیا۔ نہ اللہ کے نبی ﷺ کے پیچھے صحابہ ؓ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے
خلافت راشدہ میں۔

سات حدیثیں میں پڑھ چکا ہوں اس کے بعد اسی بخاری شریف میں روایت ہے۔
عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ابھی مکہ میں تھے اور چھپ کر جماعت کرواتے
تھے۔ اتنی اونچی قرآن پڑھتے تھے کہ باہر آواز جاتی تو کافر گالیاں دیتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١١٠﴾

حضرت عمر ؓ بن خطاب کے ساتھ رمضان میں مسجد کی طرف نکلا پس لوگ مختلف جماعتوں میں بٹے ہوئے تھے اور ہر ایک اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا اور بعض لوگوں کے پیچھے چھوٹی چھوٹی جماعتیں نماز پڑھ رہی تھیں۔ پس حضرت عمر ؓ نے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ اگر میں ان کو ایک قاری پر جمع کردوں تو یہ زیادہ افضل ہوگا۔ پھر حضرت عمر ؓ نے پختہ ارادہ فرمالیا۔ اور ان کو ابی بن کعب ؓ پر جمع فرمادیا پھر میں حضرت عمر ؓ کے ساتھ دوسری رات نکلا اور لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا یہ اچھا نیا کام ہے۔ اور تم جس نماز سے سوجاتے ہو (تہجد کی نماز سے) وہ بہتر ہے اس سے جس (صلوٰۃ تراویح) کو تم قائم کرتے ہو۔ وہ مراد لے رہے تھے آخر رات کو اور لوگ قیام کرتے تھے اس کے اول میں۔

(۱). حدثنا يعقوب بن ابراهيم قال حدثنا هشيم قال حدثنا ابو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس فى قوله تعالى ولا تجهر بصلاتك اى بقراتك فيسمع المشركون فيسبون القرآن ولا تخافت بها عن اصحابك وابتغ بين ذالك سبيلاً.

(بخاری ص ۶۸۶، ج ۲، مسلم، نسائی، ترمذی)

بیان کیا ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہمیں ہشیم نے وہ

اے محمد اتنی اونچی قرآن نہ پڑھو کہ ان کافروں کو سنے۔ ہاں اپنے ان صحابہ ﷺ کو سناؤ۔ ... ﷺ کے پیچھے قرآن سنتے تھے۔

اسی صفحے پر نویں حدیث بخاری شریف میں موجود ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب ... ﷺ نماز کرواتے تھے تو فرشتے بھی قرآن سننے کے لئے حاضر ہو جایا کرتے تھے۔ دیکھئے صحیح ... میں نے نو احادیث پیش کیں۔ ساری حدیثیں جماعت والی ہیں جن سے ثابت ہوا کہ ... نبی ﷺ کا حکم، رکوع والی رکعت، فرشتے، تمام صحابہ ﷺ اور خلافت راشدہ ایک بھی غیر مقلد ... تھا کہ جو یہ کہتا ہو کہ جو امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمده ونصلی علٰی رسوله الکریم. اما بعد.

ماسٹر امین صاحب نے ابھی ابھی کہا ہے کہ میں نے بخاری سے نو حدیثیں پڑھی ہیں۔ ... سے ایمانداری پوچھتا ہوں میں آگے تب چلوں گا جب مجھے جواب دے دیں گے۔ ... ان نو حدیثوں میں فاتحہ خلف الامام کے نہ پڑھنے کا ذکر ہے؟۔

فاتحہ خلف الامام یہ جو مجھے کہتے ہیں کہ یہ خلف الامام (بضم الفا) پڑھتا ہے۔ میں نے ... کہا تھا کہ آپ غلط بات نہ کریں۔ میں قاضی صاحب سے سوال کرتا ہوں کہ کیا یہ مقتدی کا لفظ ... استعمال کرتے ہیں۔ کہ اگر ان کا مقتدی کا لفظ صحیح ہے۔ قاضی صاحب کو میں اپنی طرف سے ... ثالث مقرر کرتا ہوں کہ اگر یہ تلفظ صحیح ہے۔ قاضی صاحب مجھے کہہ دیں کہ یہ صحیح ہے میں مان

فرماتے ہیں بیان کیا ہمیں ابو بشر نے سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ ولا تجهر بصلاتک ﴾ کے بارے میں کہ زیادہ اونچی آواز سے قرأت نہ کرو کیونکہ مشرکین سن کر قرآن کو گالیاں دیتے ہیں اور نہ زیادہ آہستہ پڑھ اپنے صحابہ سے اور درمیانہ راستہ اختیار کر (یعنی درمیانی آواز سے پڑھ)

جاؤں گا۔

اگر انہوں نے بخاری سے نو حدیثیں پڑھی ہیں ان میں اگر فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے کا ذکر ہے تو آپ نے پھر مناظرہ کیوں جاری کیا ہے۔ یہ وہ لفظ دکھائیں کہ جس میں یہ لکھا ہو کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھو۔

دیکھئے میں اگر آپ کی شان میں کوئی ایسی بات کہوں کہ جس سے آپ کو کوئی تکلیف ہوئی ہو تو میں پیشگی معافی چاہتا ہوں۔ اگر آپ نے یہ لفظ سن لئے ہیں تو آپ نے مجھے ہاری کیوں دی ہے کہ یہ بولے۔ اگر ماسٹر امین صاحب نے یہ لفظ دکھا دیئے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ تو آپ ٹائم کیوں ضائع کر رہے ہیں۔

میں آپ کے سامنے یہ عرض کروں گا ماسٹر امین صاحب ذرا اپنے سینے پر ہاتھ رکھ آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ اس وقت امام ابو حنیفہؒ کے مقلد موجود تھے۔ اللہ ان پر اپنی کروڑوں اور بے شمار لعنتیں نازل کرے۔ ماسٹر امین مجھے جواب دے اس وقت حضرت امامؒ کے مقلد وہاں موجود تھے؟ ماسٹر امین صاحب جیسے بلکہ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس وقت چاروں اماموں میں سے کسی کے بھی مقلد موجود نہیں تھے۔ سارے کے سارے کتاب وسنت پر چلنے والے تھے جس طرح ہم لوگ ہیں وجود آپ کا نہیں تھا، تمہارے امام کا نہیں تھا، آئمہ اربعہ میں سے کسی کا نہیں تھا۔ آپ غیر مقلد کا لفظ بول کر لوگوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اندازہ کیجئے کہ انہوں نے کتنا غلط لفظ استعمال کیا۔ جب آئمہ اربعہ میں سے کسی کا وجود نہیں تھا ان کے ماننے والے نہیں تھے تو وہ لوگ کون تھے آپ جواب دیں وہ ہماری طرح کے لوگ تھے اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے لوگ تھے وہ کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔

اب رہا یہ کہ ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا ایمانداری سے بتائیے کہ ایک قاری تراویح بلند آواز سے پڑھتا ہے یا پست آواز سے (بلند آواز سے) بلند آواز سے پڑھنے والا ایک ہی ہوتا ہے نہ کہ ساری جماعت۔ چونکہ آپ نے حضرت عمرؓ کا نام لیا ہے۔ میں آپ سے مطالبہ کرتا

اں کہ آپ مجھے دکھائیں اب میں ثابت کروں گا کہ حضرت امام طحاویؒ نے اپنی کتاب میں لکھا
ہ کہ جو کہ حنفی ہیں انہوں نے حضرت عمرؓ کے بارے میں طحاوی میں لکھا ہے۔

اب چونکہ انہوں نے خود مقلد اور غیر مقلد کی بحث چھیڑ دی یہاں پر۔

سئلت عمر بن الخطاب عن القرأت خلف الامام.

حضرات ذرا توجہ فرمائیں ابراھیم تیمیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا
ص القراۃ خلف الامام امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں۔ آپ اندازہ کریں امام
طحاویؒ جو کہ حنفی ہیں اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں یہ واقعہ لکھتے ہیں۔ آپ توجہ سے سنیں۔

سئلت عمر بن الخطاب عن القرأت خلف الامام.

امام کے پیچھے کون ہوتا ہے مقتدی ہوتے ہیں۔

فقال لی اقرأ.

حضرت عمرؓ نے فرمایا پڑھو۔

فقلت وان کنت خلفک.

میں نے کہا کہ اگر آپ کے پیچھے ہوں انہوں نے فرمایا اگرچہ میرے پیچھے ہوں۔

آپ ضرور پڑھا کریں خلف الامام کے لفظ ہیں حضرت عمرؓ چونکہ اس وقت خلیفہ تھے
امیر المؤمنین تھے۔ ان سے ایک آدمی پوچھتا ہے کہ جناب میں امام کے پیچھے قرأت کیا کروں۔
انہوں نے فرمایا کہ ہاں کیا کریں۔ پھر وضاحت طلب کرتا ہے، پھر پوچھتا ہے، کہ جناب چاہے
میں آپ کے پیچھے ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں چاہے آپ میرے پیچھے بھی ہوں پھر بھی پڑھا
کریں۔

ماسٹر امین! اگر آپ میں جرأت ہے۔ آپ علم کا ایک ذرہ بھی رکھتے ہیں آپ مجھے اس
تم کے لفظ ثابت کر کے دکھا دیں بخاری میں اس طرح کی کوئی حدیث نکال کر دکھائیں جس میں
لکھا ہو کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اس کی بغیر سورۃ فاتحہ بھی نماز

ہو جائے گی۔

جہاں تک ماسٹر امین صاحب کی باتوں کا تعلق ہے کہ یہ میری باتوں کا جواب نہیں ، ما
انداز ہ فرمایئے کہ میں لایعنی باتوں کے جواب کیسے دوں؟۔ جس کا کوئی تعلق نہیں کبھی مقلد او ر
مقلد کی بحث چھیڑ دیتے ہیں۔ آپ ایسے کریں پہلے تقلید پر بحث کرلیں کتاب القراۃ للبیھقی
میں خلف الامام کے لفظ موجود ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی

بعدہ ولانبوۃ بعدہ. اما بعد. .

میرے دوستو بزرگو! ساری تقریر میں بخاری شریف کی حدیثوں کا جواب بغیر ڈکار لے
ھضم کر گئے۔ پھر مقلد اور غیر مقلد کی بحث رہ گئی۔ میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ حضور ﷺ
کے زمانے میں پورے صوبہ یمن میں حضرت رسول پاک ﷺ کے حکم سے حضرت معاذ ؓ کی
شخصی تقلید ہوتی رہی ہے۔ ایک بھی غیر مقلد وہاں نہیں تھا۔ میں تو حدیث معاذ ؓ پڑھ کر بات
کرتا ہوں کیونکہ میں نے آگے حدیث پڑھنی ہے۔ یہ تو نہیں کہ میں چل کر جا نہیں سکوں گا اور
مجھے لے جائیں گے۔

اس کے بعد اب آپ دیکھیں کہ میں نے جو بات کہی تھی وہ الحمد للہ سچ نکلی۔ نہ قرآن لے
اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور بخاری مسلم اور صحاح ستہ کو بھی چھوڑ گئے ہیں۔ نہ بخاری سے حدیث پیش
کرسکا ہے نہ مسلم سے، نہ ترمذی سے، نہ ابوداؤد سے، نہ ابن ماجہ سے، نہ نسائی سے، حالانکہ عبادہ کی
یہ روایت وہاں بھی تھی لیکن اس میں خلف الامام کا لفظ نہیں تھا۔

اب کتاب القرأت للبیھقی جو چھوٹی سی کتاب ہے یہ ان کی آخری پناہ گاہ ہے۔ یہ ساری
تقریر مقلد کے خلاف کرنے والا ایک شافعی مقلد کی چوکھٹ پر چلا گیا ہے (شمشاد نے کہا آپ
میری طرف دیکھیں، اس پر فرمایا) میں آپ کا عاشق نہیں ہوں کہ آپ کی طرف دیکھتا رہوں

پہلے انہوں نے یہ کہا تھا کہ میں صحیح بخاری کے مقابلے میں ابوداؤد کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔اب انہوں نے ایک روایت طحاوی شریف سے پیش کی اور وہ بھی موقوف۔

نبی ﷺ کو چھوڑا صحاح ستہ کو چھوڑا حضرت عمرؓ کی روایت پہلے طحاوی سے اٹھائی پھر کتاب القرأت للبیھقی اٹھائی اس میں یہ صرف ایک سند سے ہے۔جس میں جوادتھی ضعیف ہے اس (کتاب القرأت للبیھقی) میں سات سندوں سے ہے۔لیکن اس میں تو یہ لفظ بھی ہے۔

اقرأ فاتحة الکتاب وشیئاً.

فاتحہ سے اگلی سورۃ بھی پڑھے۔یہ اگلی سورۃ نہیں پڑھتے ہیں (انہوں نے صفحہ مانگا اس پر فرمایا) صفحہ انہیں نہیں ملتا ہے۔نہیں ملتا تو کتاب بھیجیں صفحہ میں نکال دوں گا۔میں نے حضرت عمرؓ کے عقیدے کی بات نہیں بتائی تھی اجماع بتایا تھا۔اب اس نے اس کے مقابلے میں بخاری کو چھوڑا صحاح ستہ ساری چھوڑی اور جو کتاب القرأت سے روایت پڑھی وہ بھی آدھی۔

میں شمشاد صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ یہی حدیث ڈیرہ شکر گنج کے مناظرے میں روپڑی صاحب نے میرے سامنے پڑھی۔میں نے اس دن بھی پوچھا تھا کہ اس کے پہلے تینوں راویوں کا ثقہ ہونا ثابت کرو۔روپڑی صاحب نے میرپور میں پڑھی وہاں بھی اس کو ثقہ ثابت نہ کر سکے۔اب اس روایت کی جو سند شمشاد صاحب سے میرا مطالبہ ہے کہ اس کی سند کے یہ جو راوی ہیں۔

نمبر ا۔

احمد بن خلد شافعی۔

نمبر ۲۔

احمد بن محمد بن سلیمان بن فارس ابو جعفر محمد بن صالح۔

نمبر ۳۔

ابو طیح محمد بن احمد محمد بن یحیٰی تجار۔

ان راویوں کا مجھے اسماء الرجال میں اتہ پتہ دیں کہ یہ کون تھے اور کہاں گئے۔ جس کی سند کا یہ حال ہو یہی تو وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے یہ روایت نہیں لی۔ امام مسلمؒ نے نہیں لی، امام ابوداؤدؒ نے نہیں لی صحاح ستہ والوں میں سے کسی نے یہ لفظ نہیں لئے۔ یہ تو تھی اس کی سند کی خرابی آگے آپ دیکھیں جب یہ روایت پڑھی گئی تو۔

قال ابو طیح قلت لمحمد بن سلیمان خلف الامام.

اب اس نے یہ لفظ نہیں پڑھے اس لئے کھڑا ہو رہا ہے۔ اب ایک محدث نے حدیث کے یہ الفاظ سنے تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی کہ یہ کیا خدا کا غضب کر دیا اس میں خلف الامام ہے۔ اس لئے اس بات پر اسی وقت انکار ہوا۔ اس کے بعد امام بیہقیؒ فرماتے ہیں یہ سند صحیح ہے۔ لیکن یہ جو لفظ ہے خلف الامام والا اس پر امام بیہقیؒ نوٹ دیتے ہیں کہ اس کا حال وہی ہے جو مکحول والی روایت کا ہے۔ نہ مکحول والی صحیح نہ یہ صحیح۔

پھر اسی کتاب القرأت میں روایت ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ.

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا۔ کیا فرمایا۔

من صلیٰ صلوۃ.

جس نے کوئی بھی نماز پڑھی۔

لم یقرأ فیھا باام الکتاب.

اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔

فلم یصل.

اس کی نماز نہیں ہوئی۔

الا ان یکون خلف الامام.

ہاں امام کے پیچھے ہو تو فاتحہ نہ پڑھے۔

اسی کتاب میں آگے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلیٰ الصلوۃ جس نے کوئی نماز پڑھی لم یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب اوراس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی لم یصل اس کی نماز نہیں ہوئی الا وراء الامام ہاں امام کے پیچھے ہوتو نہ پڑھے۔[1]

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں۔اس میں تیسری روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے آرہی ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے تیسری حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کل صلوۃ لا یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب فلا صلوۃ الا وراء الامام.

ہروہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے تو نماز نہیں ہوگی مگر جب امام کے پیچھے ہو[2]۔

---

(۱).اخبرنا ابو سعد احمد بن محمد المالینی انا ابو احمد عبداللہ بن عدی الحافظ نا جعفر بن احمد بن الحجاج وجماعۃ. قالوا نا بحربن نصر نا یحی بن سلام نا مالک بن انس نا وھب بن کیسان قال سمعت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب فلم یصل الا وراء الامام

(کتاب القرأت ص ۱۳۶ رقم ۳۲۴)

(۲). اخبرنا محمد بن عبداللہ الحافظ اخبرنی بالویہ بن محمد بن بالویہ ابوالعباس المرزبانی ثنا ابوالعباس محمد بن شادل بن

جب اللہ کے نبی ﷺ کے تین صحابی اس طرح بیان کر رہے ہیں۔ تین کو حضور ﷺ نے جماعت فرمایا ہے۔ ایک طرف جماعت کی روایت ہے ایک طرف ان مجہول راویوں کی روایت ہے۔

تو بات یہ نکلی کہ ان مجہول راویوں نے اس سے لفظ الا گرا دیا ہے اصل میں الا خلف الامام لفظ ہے۔ ان مجہول راویوں کا پتا یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ یہ چوری کرنے والے راوی کونسے ہیں اور یہ کہاں رہنے والے تھے۔ ان کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

اور اس کتاب میں خود امام بیہقیؒ کا مذہب ہے کہ رکوع میں ملنے سے رکعت ہو جاتی ہے۔
اسی کتاب القرأت للبیہقیؒ میں بارہ روایات ایسی موجود ہیں صفحہ ۸۰ سے آگے لکھا ہوا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت۔

وَإِذَا قُرِئَ ٱلْقُرْءَانُ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥ وَأَنصِتُوا۟ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾

فاتحہ خلف الامام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اسی کتاب القرأت للبیہقیؒ میں ہے وہ فرماتے ہیں ہم بالکل انکار نہیں کرتے یہ آیت فاتحہ خلف الامام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس میں یہاں تک لکھا ہوا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت و اذا قرئ القرآن امام کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو یہ بات نہ مانے۔

الله لاجفى من الحمير. (۱)

على ثنا عمر بن زرارة ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن على بن قيسان عن ابن ابى مليكة عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ كل صلوة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب فلا صلوة الا وراء الامام.

(كتاب القرات ص ۱۷۳)

(۱). اخبرنا ابو الحسن على بن احمد بن عبدان انا احمد بن

وہ گدھے سے بھی زیادہ ظالم شخص ہے۔ اسی کتاب القرأت للبیہقیؒ میں جس کو یہ اپنا حاجت روا اور پشت پناہ سمجھتے ہیں اسی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں اما ان لکم[۲] اے بے عقلو! تمہاری عقل کیوں ماری گئی ہے تمہیں اثر کیوں نہیں تم نے قرآن کی آیت نہیں سنی۔

وَإِذَا قُرِئَ ٱلْقُرْءَانُ فَٱسْتَمِعُواْ لَهُۥ وَأَنصِتُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾

جب تمہارا امام قرآن پڑھے اے مقتدیو تم خاموش رہو۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمده ونصلی علٰی رسوله الکریم. اما بعد.

عبید الصفار نا عبید بن شریک نا ابن ابی مریم نا ابن لهیعة عن عبدالله بن هبیرة عن عبدالله بن عباس ﷺ ان رسول الله ﷺ قرأ فی الصلوة فقرأ اصحابه ورائه فخلطوا علیه فنزل واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا فهذه فی المکتوبة ثم قال ابن عباس وان کنا لا نستمع لمن یقرأ انا اذا لا جفی من الحمیر .(کتاب القرأت ص ۸۹ رقم ۲۲۳)

(۱). اخبرنا ابو عبدالله الحافظ انا ابو علی الحسین بن علی الحافظ لنا ابو یعلی الموصلی نا محمد بن ابی بکر نا عبدالاعلی عن داؤد عن ابی نضرة عن رجل عن ابن مسعود ﷺ انه صلی باصحابه فقرأ ناس خلفه فلما فرغ قال اما ان لکم ان تفقهوا اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا. (کتاب القرأت ص ۸۹ رقم ۲۲۶)

دیکھیئے حضرات ! احسان صاحب دیکھیئے۔ اگر وہ کسی کتاب سے حدیث پڑھ کر جو بھی اسے آئے وہ کتاب وہاں رکھ دیں آپ لوگوں کو کیا پتا چلے گا کہ انہوں نے صحیح عبارت پڑھی ہے یا نہیں۔ انہوں نے جو روایت پڑھی ہے آپ وہ کتاب یہاں لاکر رکھ دیں۔ میں اسی صفحے سے وہ روایت پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں۔ اگر وہ روایات جو انہوں نے پڑھی ہے نہ لکھا ہو کہ۔

لا یحتج بروایته ان من غلب علیه هواه نعوذ بالله من متابعة هواه.

اگر یہ لفظ نہ ہوں تو میں جھوٹا اگر یہ لفظ ہوں ماسٹر امین صاحب جھوٹے ہوں گے۔ یہ اس کتاب سے یہ لفظ نکالیں میں دکھاتا ہوں۔ جو روایت ماسٹر امین صاحب نے پڑھی ہے (اس پر لوگوں نے کہا آپ اسماء الرجال کی کتابوں سے اپنی روایت کے راویوں کے حالات دکھا کر صحیح ثابت کریں۔ اور جو انہوں نے یعنی حضرت اوکاڑوی نے پیش کی ہے اسے یہ صحیح ثابت کریں گے)۔ میں بات آپ سے کر رہا ہوں۔

(اس پر کسی حنفی نے کہا کہ میں سارے لوگوں کو بات سمجھاتا ہوں کہ خلف الامام والی روایت پہلے بیہقیؒ سے کس نے پڑھی ہے مولانا نے پڑھی ہے۔ اور عبادہ بن صامتؓ والی روایت پڑھی ہے۔ اور عبادہ بن صامتؓ والی روایت بخاری میں ہے، مسلم میں ہے، ترمذی میں ہے، موطا امام مالک کے اندر اور تمام کتابوں کے اندر ہے خلف الامام کا لفظ وہاں نہیں ہے۔

اور کتاب القرأت للبیہقیؒ والے نے خلف الامام کا لفظ وہاں ذکر کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ امام بیہقیؒ سے پہلے جتنی کتابیں تصنیف ہو چکی تھیں ان تمام کتابوں کے اندر یہ لفظ نہیں تھا جو ۱۰۰ھ یا ۱۵۰ھ، میں یا ۲۰۰ھ میں فوت ہوا ان کی کتابوں میں یہ لفظ نہیں تھے۔ اور امام بیہقیؒ خلف الامام کا لفظ لے آئے۔ ظاہر بات ہے کہ اگر اس کی سند صحیح ثابت ہو بھی جاتی پھر بھی یہ لفظ شاذ ہونے کی وجہ سے غلط تھا۔ لیکن اس کے اندر راوی مجہول ہے اور اسماء الرجال کی جو کتابیں ہیں ان سے یہ توثیق ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر یہ توثیق ثابت کر دیں تو میں اپنے مناظر یعنی حضرت اوکاڑوی سے

مطالبہ کروں گا کہ انہوں نے جو روایت پیش کی ہے اس کی سند کی توثیق ثابت کریں)۔

(اس پر غیر مقلد مناظر نے کہا) مولانا امین صاحب نے جو حدیث کتاب القرأت سے پڑھی ہے اس کو امام بیہقیؒ ضعیف کہہ رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے دو تین روایتیں ایسی پیش کیں ہیں الا ان یکون وراء الامام لیکن یہ نہیں بتایا کہ امام بیہقیؒ فرماتے ہیں یہ جھوٹی روایات ہیں۔

(اس پر اہل سنت والجماعت کے صدر مناظر نے فرمایا کہ مناظرہ ہو رہا تھا۔ مولانا شمشاد صاحب اور مولانا امین صاحب کے درمیان بہتر یہ تھا کہ مناظرہ ان دونوں کے درمیان ہی رہے میں بھی یہی کہتا ہوں کہ مناظرہ وانہی کا رہے۔ صدر نے جو گفتگو کرنی ہوتی ہے اس کا تعلق صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ اپنے مناظر کو پابند کرے اگر وہ کوئی تجاوز کرے۔ اب بات چونکہ انہوں نے شروع کی ہے اس لئے میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ زہریؒ سے روایت کرنے والے دس شاگرد ہیں اور ان کی روایات صحاح ستہ کے اندر موجود ہیں اور ان میں سے کسی کے اندر بھی خلف الامام کے لفظ موجود نہیں ہیں اور یہ لفظ امام بیہقیؒ لے آئے)

اس پر غیر مقلد نے کہا کہ یہ وہ روایت نہیں ہے۔

(اہل سنت والجماعت حنفی صدر مناظر نے فرمایا اگر اوپر سے دونوں کی سند یہی یونس عن الزہری نہ ہو تو میں جھوٹا، زہری پھر زہری کا استاد محمود بن ربیع، محمود بن ربیع کا استاد عبادہ بن صامت ؓ۔ یہ تین راویوں کی سند بخاری، مسلم، مسند احمد، موطا امام مالک، میں موجود ہے ابو داؤد، اور ترمذی میں بھی موجود ہے کسی میں خلف الامام کا لفظ نہیں آیا اور زہری کے دس شاگردوں میں سے کسی نے یہ لفظ ذکر نہیں کئے۔ لیکن جب یہ روایت یونس کے نیچے عثمان بن عمر پھر عثمان بن عمر کے نیچے محمد بن یحیی الصفار آیا تو اس نے یہ لفظ اپنی طرف سے بڑھایا ہے۔ بات صاف ہے کہ جب یہ سند کتابوں کے اندر موجود ہے اور بخاری نے یہ لفظ ذکر نہیں کیا، ترمذی نے، مسلم نے یہ لفظ ذکر نہیں کیا اور سند یہی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ غلط ہے پھر اگر امام بیہقیؒ یہ لفظ لے آئے تو

مولانا مبارک پوری صاحب تحقیق الکلام کے اندر یہ فرماتے ہیں۔امام بیہقیؒ اگر چہ کتنے بڑے امام ہی کیوں نہیں لیکن پھر بھی ہم ایک یہ بات بغیر دلیل کے قبول نہیں کرتے)۔

روایت پیش کی کہ جس کے متعلق امام بیہقیؒ فرماتے ہیں۔پھر آگے قلت ابوطیب کو کہا کہ کیا یہ لفظ ٹھیک ہیں خلف الامام کے۔انہوں نے فرمایا بالکل ٹھیک ہیں اور امام بیہقیؒ فرماتے ہیں وھذا اسناد صحیح یہ اسناد صحیح ہے آگے سن لیں فیصلہ ہی ہو جائے گا۔

والزیادۃ التی کزیادۃ التی فی حدیث مکحول وغیرہ.

یہ زیادتی اس طرح کی ہے جس طرح کی زیادتی مکحول وغیرہ کی حدیث میں ہے۔جس طرح وہاں انکار نہیں کیا جاتا اسی طرح یہاں بھی۔

ترمذی میں ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے فجر کی نماز پڑھا کر فرمایا کہ کس نے میرے پیچھے قرآن پڑھا تھا تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں نے پڑھا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی کہتا تھا کہ کون میرے پیچھے پڑھ رہا ہے کہ قرآن مجھ سے جھگڑا کر رہا ہے۔میرے پیچھے نہ پڑھو مگر فاتحہ۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ولانبوۃ بعدہ. اما بعد. .

ہمارے قاضی صاحب کا مطالبہ یہ تھا کہ حدیث پڑھ کر اس کی سند کے ایک ایک راوی کو صحیح ثابت کریں۔صحیح حدیث کا یہی طریقہ ہے۔میں نے کہا تھا کہ نہ یہ پہلے اس کی سند کی راویوں کی صحت ثابت کر سکے ہیں اور نہ آج کر سکیں گے۔رہا یہ کہ انہوں نے آگے جو روایت پڑھی ہے اور فرمایا ہے کہ مکحول کے طریقے سے ترمذی میں جو روایت ہے۔محمد بن اسحٰق والی جیسے وہ ہے اسی طرح کی یہ ہے جیسی زیادتی وہاں ہے ویسی ہی یہاں ہے۔میں بتاتا ہوں کہ شیخ الاسلام امام ابن

یہ فرماتے ہیں۔

ھذا الحدیث معلل عن آئمۃ اھل الحدیث کاحمد

وغیرہ من الائمۃ.

یہ جو حدیث ہے (جسے غیر مقلد نے پڑھا) آئمہ اہل حدیث نے اس کو معلل کہا ہے۔
راڑی اور شمشاد صاحب جانتے ہیں کہ معلل حدیث کی سند اگر صحیح بھی ہو تب بھی قابل حجت نہیں
ہوتی۔ اور فرما رہے تھے کہ اگر بیہقیؒ سے بڑا کہے تو مانیں گے امام احمدؒ ان سب سے بڑے ہیں
بخاریؒ سے بھی بڑے ہیں، ان سب کے استاد ہیں، بلکہ وہ اکیلے نہیں بلکہ **وغیرہ من الائمۃ من اھل الحدیث.** باقی بھی جتنے اہل حدیث امام گزرے ہیں انہوں نے بھی اس کو جھوٹی کہا ہے
اور معلل کہا ہے کہ اگرچہ اس کی سند صحیح بھی ہو پھر بھی یہ قابل حجت نہیں ہے۔
آگے شیخ الاسلام فرماتے ہیں۔

اما الحدیث وغلط فیہ بعض الشامیین.

کہ کچھ شامی راویوں نے اس میں غلطی کرلی ہے وہ غلطی کیا ہے۔

اصلہ انہ عبادۃؓ کان یوما فی بیت المقدس.

اصل میں یہ اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث ہی نہیں ہے بلکہ عبادہ ؓ کی بات تھی بعض
بھولے شامیوں نے اس کو اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث بنادیا۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۱۷۸ ج ۲)

اور علامہ ابن حبانؒ فرماتے ہیں **ھذا حدیث معلل** مشہور امام فرما رہے ہیں کہ یہ
حدیث معلل ہے۔ تنول العبارات میں امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں **وضعفہ ثابت** اس کا ضعف
ثابت ہے **من اوجہ کثیرۃ.** یہ مغنی ابن قدامہؒ سعودی حکومت نے شائع کی ہے اصل میں قصہ یہ
ہے کہ جب تک اس کے راویوں کی صحت ثابت نہ کرے وہ مقبول نہیں ہے۔ اور خود بیہقیؒ یہ کہتا ہے
کہ یہ مکحول کی روایت کی طرح ہے۔ مکحول کی روایت کے متعلق انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ ضعیف

ہے۔من اوجه كثيرة.

جب مکحول کی روایت ضعیف ہے تو یہ بھی ضعیف ہوئی۔ مغنی ابن قدامہ میں بھی یہ لکھا ہے۔

قال الامام احمد امام احمد فرماتے ہیں۔

غير المعروف من اهل الحديث.

کہ یہ اہل حدیث کے ہاں ویسے ہی غیر معروف چیز ہے۔ اس کے بعد یہ محمد بن اسحق کی روایت پیش کر رہے ہیں۔ یہ کتاب صدیقہ کائنات جامعہ اہل حدیث جہلم سے چھپی ہے۔ آپ بخاری چھوڑ چکے ہیں کیوں چھوڑی ہے ان کا عقیدہ یہ ہے امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں جو کچھ درج فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کی الوھیت، انبیاء کرام کی عصمت، ازواج مطہرات کی طہارت کی فضائے بسیط میں دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ کیا یہ اسی طرح کی جامد تقلید نہیں ہے جس طرح مقلدین آئمہ اربعہ کی تقلید کرتے ہیں۔ میں امام بخاریؒ کو اس معاملہ میں مرفوع القلم سمجھتا ہوں۔ معاذ اللہ۔

پھر ترمذی سے ابن اسحق کی روایت پیش کی ہے لکھتے ہیں یہ ابن اسحق وہ ذات شریف ہوئے ہیں جن کے متعلق امام مالکؒ کہتے ہیں۔

دجال من الدجاجلة.

یہ جہلم کا غیر مقلد لکھ رہا ہے یہ دجال تھا، جھوٹوں کی روایات جھوٹے پیش کرتے ہیں۔ اور آگے لکھتا ہے اکثر آئمہ حدیث نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

مولوی شمشاد سلفی۔

نحمده ونصلى على رسوله الكريم. اما بعد.

ہم نے ایک حدیث پیش کی کتاب القرأۃ للبیہقی سے اس کی سند پڑھ کر سنائی اس میں یہ لکھا ہے۔ هذا اسناد صحيح.

آپ بات سمجھیں اب اس میں جو خلف الامام کی زیادتی ہے اس کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ جو خلف الامام کی زیادتی ہے اس کو مکحول والی روایت کے ساتھ تشبیہ دی کہ یہ زیادتی بھی اا

طرح ہے جس طرح کی زیادتی مکحول کی روایت میں تھی اور وہ زیادتی۔

صحیحۃ مشھورۃ من اوجھۃ کثیرۃ۔

کئی وجوہ کی بنا پر وہ روایت صحیح ہے۔ ماسٹر امین صاحب یہ چیزیں پیش کر کے مغالطہ یہ دینا چاہتے ہیں کہ پتا نہیں کون سی پڑھ رہے ہیں۔ ہمارا مسئلہ اصل میں احسان صاحب ! بیہقی کی روایت سے ہے۔

ہم نے بیہقی کی روایت سے خلف الامام کا لفظ پیش کیا اور وہ اس لئے کہ آپ کو مسئلہ سمجھ آ جائے۔ اگر تو آپ ہماری چوٹیں دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر تو وہ دیکھیں۔ اگر آپ مسئلہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ ہم نے بیہقی سے یہ حدیث پیش کی ہے بیہقی لکھتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے۔ ماسٹر امین اور اس کا امام حواری بیہقی سے اس کی سند غلط ثابت کر کے دکھائیں۔

انہوں نے طحاوی سے حدیث پیش کی ہم ذمہ داری سے کہتے ہیں ہم طحاوی سے دکھائیں کہ وہ حدیث جھوٹی ہے۔ مسئلہ تھا پہلے بخاری کا ماسٹر امین صاحب چلے گئے مدینہ طیبہ حضرت امام کی نمازیں دیکھنے کے لئے۔ پھر میں نے آپ کے سامنے خلف الامام والی روایت پیش کی۔ بات تو چل رہی تھی بخاری کی۔ ماسٹر امین صاحب! میں آپ کو جانے نہیں دوں گا۔ میں نے آپ کو پہلے کہا تھا کہ آپ مدینے جا کر مقلد ڈھونڈتے پھرتے ہیں وہاں تمہیں مقلد نہیں ملیں گے۔ آپ کو وہاں مقلد کوئی نہ ملا کیونکہ اس وقت آئمہ اربعہ میں سے کوئی شخص موجود نہ تھا تقلید کا کیا مسئلہ تھا آپ نے بات صحابہؓ تک پہنچائی اور حضرت عمرؓ کا ذکر لے آئے بھاگنے کے لئے۔ اصل بات وہی رہے گی کہ کسی حدیث میں لکھا ہو کہ امام کے پیچھے مقتدی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہو جائے گی۔

بحث طلب جو بات ہے اور جس مسئلہ کا آپ حل چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ بخاری سے یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ امام کے پیچھے اگر سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو نماز جائز ہے اور ہو سکتی ہے آپ اگر دور جائیں گے تو ہم وہاں سے پیش کریں گے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے

فلاں جگہ سے پیش کی۔ آپ بھی بخاری پر رہیں ہم بھی رہیں گے۔ ہم نے بخاری سے حدیث پیش کی ہے۔ آپ بھی کوئی حدیث پیش کریں تاکہ یہ لوگ کوئی بات سمجھیں۔

آپ چونکہ میدان چھوڑ کر بھاگنا چاہتے ہیں آپ کی یہ پرانی عادت ہے کہ آپ میدان چھوڑ کر ضرور بھاگا کرتے ہیں۔ میں آپ کو کسی چوہے کی بل میں نہیں گھسنے دوں گا۔ میں اس بل میں سے آپ کو پانی ڈال کر بھی باہر نکالوں گا۔ میری بات پھر وہی ہے کہ آپ بخاری سے یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ اگر مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے۔

رہا محمد بن اسحٰق اور دوسرے راویوں پر کیچڑ اچھالنا یہ تمہاری پرانی عادت ہے۔ ماسٹر صاحب یاد رکھیں اگر آپ محدثین پر کیچڑ اچھالیں گے میں شاہ صاحب کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ادب واحترام سے کہ اگر آپ محدثین پر کیچڑ اچھالیں گے تو پھر مجھے اجازت ہوگی کہ میں امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں بھی پیش کروں کہ ان کے بارے میں محدثین نے کیا کہا ہے۔ میں محمد بن حسن شیبانیؒ کے بارے میں بھی پیش کروں گا۔ میں قاضی ابو یوسفؒ کے بارے میں پیش کروں گا یا تو ان کو روکو کہ محدثین کے بارے میں غلط لفظ استعمال نہ کریں۔ اگر یہ نہیں رکے گا تو میں پیش کروں گا کہ یہ جس امام کے نام پر اپنے آپ کو حنفی کہلواتے ہیں ان محدثین نے ان کے بارے میں کیا کہا ہے۔ محدثین نے امام ابو حنیفہؒ پر تنقید کی ان کو انہوں نے ضعیف ثابت کیا۔ میں محمد بن اسحٰق کی توثیق فتح القدیر سے جو حنفیوں کی سب سے بڑی کتاب ہے اگر میں ابن ہمام کی کتاب فتح القدیر سے محمد بن اسحٰق کی توثیق ثابت کردوں جو حنفیوں کا بڑا امام ہے تو ماسٹر امین سچا ہوگا یا ابن ہمام سچا ہوگا۔

میں حنفیوں کے جد اعلیٰ کی کتاب سے محمد بن اسحٰق کی توثیق ثابت کرتا ہوں کہ وہ ثقہ ہیں۔ اگر محمد بن اسحٰق کی توثیق ہم حنفیوں سے ثابت نہ کریں آپ ہمیں جھوٹا کہیں اور اگر ابن ہمام سے میں محمد بن اسحٰق کی توثیق ثابت کردوں آپ چونکہ مناظرہ کے منتظم ہیں آپ مانیں۔ اگر میں ثابت نہ کرسکوں تو آپ میرا گریبان پکڑیں۔

ماسٹر امین صاحب کے منہ میں لگام دو اگر انہوں نے محدثین کے بارے میں غلط لفظ استعمال کیے تو میں اینٹ کا جواب پتھر سے دوں گا۔ آپ چونکہ ہمارے محدثین کو گالیاں دیتے ہیں اب ہم سے امام ابوحنیفہؒ کی شان میں جو گستاخی کروائیں گے اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔ (۱)

بالله میں حنفیوں سے محمد بن اسحٰق کا سچا ہونا ثابت کر رہا ہوں ذرا عبارت کے لفظ آپ سن لیں پھر باری جسے دیں

میں ماسٹر امین کی بات مانوں یا ابن ہمام کی، ابن ہمام تو سچا کہیں۔

میں ان کے جد اعلیٰ سے اس کی توثیق ثابت کر رہا ہوں آپ فیصلہ کریں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ ولا نبوۃ بعدہ. اما بعد . .

زباں جل جائے اگر میں نے کہا ہو کشت محشر
تمہارے ایک ایک چھینٹے تمہارا نام لیتے ہیں

میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا انہوں نے جو روایت پیش کی ہے اسے ضعیف کہا

(۱)۔معلوم ہوتا ہے شمشاد صاحب حضرت اوکاڑویؒ کی روات پر جرح وتعدیل کی تاب نہ لاتے ہوئے بجائے اس کے کہ ان جروحات کا جواب دیتے امام اعظمؒ اور ان کے اصحاب پر کیچڑ اچھالنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ حالانکہ جرح تو اس پر ہوگی جس کی روایت پیش کی جائے گی۔ جبکہ پورے مناظرے میں ایک روایت بھی ایسی پیش نہیں کی گئی جس کے راوی امام صاحبؒ یا امام ابو یوسفؒ یا امام محمدؒ ہوں۔ پھر یہ کہ حضرت اوکاڑویؒ نے محمد بن اسحٰق پر جرح اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ آئمہ جرح و تعدیل سے نقل کی ہے۔ لیکن شمشاد صاحب اس طرح کی باتیں کرنے پر مجبور ہیں ورنہ ان کو غیر مقلد کون کہے گا۔

ہے۔امام احمدؒ نے ابن تیمیہؒ نے، ابن قدامہؒ نے، اور علامہ ابن حبانؒ نے۔ یہ کہتے ہیں کہ ...
اکھیڑیں گے امام ابوحنیفہؒ کی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿۱۵۶﴾

کرے کوئی اور بھرے کوئی۔

پھر کہتے ہو کہ محمد بن اسحٰق کو تم کچھ کہتے ہو۔ یہ تمہارا فیض عالم صدیقی لکھتا ہے۔ یہ ابن
اسحٰق وہ ذات شریف ہے کہ جن کے متعلق امام مالکؒ فرماتے ہیں۔

دجال من الدجاجلة.

بڑے دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ اب یہ کہتا ہے محدث تھا۔ آگے کہتا ہے سلیمان
تیمی، یحیٰی بن سعید قطان یحیٰی بن خالدان کے بارے میں نہیں کہتا وہ کہتا ہے۔

كذاب اشهد انه كذاب.

گواہی دیتے ہیں کہ وہ کذاب تھا۔ اکثر آئمہ حدیث نے اسے ناقابل حجت قرار دیا
ہے۔ ابن اسحٰق مدنی تھا مگر مدینہ سے نکل کر کوفہ، جزیرہ رائے سے گھومتا ہوا اس سند میں راوی
ہے۔ میں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہہ رہا صرف یہ بتا رہا ہوں کہ یہ اس کے بارے میں کیا کہتے
ہیں۔ کہتا ہے ابن شہاب زہری منافقین اور کذابین کا دانستہ نہ سہی وہ گمراہ کن خبیث اور مکار
روایتیں انہی کی طرف منسوب ہیں۔ اس نے یہ بھی جھوٹی روایت بنائی کہ حضور ﷺ کے بیٹے کا نام
عبدالعزیٰ تھا۔ اس نے یہ بھی جھوٹی روایت بنائی کہ رسول پاک ﷺ بتوں کا نام لیا کرتے تھے
ان کی گمراہ کن رواتیوں میں ان کے ساتھ محمد بن اسحٰق بھی شریک ہے۔ یہ ان کی غیر مقلد کی کتاب
ہے۔

اس کے بعد مجھے فرماتے ہیں کہ فتح القدیر کو مولوی امین نہیں مانتا۔ آ! میں تجھے اس فتح
القدیر سے مسئلہ سمجھاتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

واجماع اكثر الصحابه.

اکثر صحابہ کا اجماع اس پر ہے۔ثمانیة نفرا اسی صحابہ بیان کرتے ہیں۔

منع المقتدی عن القرأت خلف الامام.

کہ اسی صحابہ بیان کرتے ہیں کہ امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کرے۔ وہی فتح القدیر

ا۔اٹھا کر مولوی شمشاد صاحب مجھ پر رعب ڈال رہے ہیں۔کبھی انہوں نے فتح القدیر پڑھی ہوتو

علوم ہو۔امام صاحب اسی فتح القدیر میں فرماتے ہیں۔ادرکت سبعین بدریا. میں نے ان

ستر صحابہ کو پایا جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔اور حیات تھے۔فرمایا۔

کلهم ینهون عن القرأت خلف الامام.

وہ سارے کے سارے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کرتے تھے۔

اسی فتح القدیر میں ہے۔

کان عشرة من اصحاب النبی ینهون عن القرأت خلف الامام.

دس صحابہ بڑی سختی سے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کرتے تھے۔